اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۷ جنوری ۱۹۳۹ء | نمبر ۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ جنوری ۱۹۳۹ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ابھی نزلہ اور کھانسی کی شکایت ہے۔ لیکن پہلے کی نسبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۙ وَّ سَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کو بکثرت یاد کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔

"ایک عورت کا قصہ مشہور ہے۔ کہ وہ کسی پر عاشق تھی اس نے ایک فقیر کو دیکھا کہ وہ تسبیح ہاتھ میں لئے ہوئے پھیر رہا ہے۔ اس عورت نے اس سے پوچھا۔ کہ تو کیا کر رہا ہے۔ اس نے کہا۔ کہ میں اپنے یار کو یاد کرتا ہوں۔ عورت نے کہا۔ کہ یار کو یاد کرنا۔ اور پھر گن گن کر۔

درحقیقت یہ بات بالکل سچی ہے۔ کہ یار کو یاد کرنا ہو۔ تو پھر گن گن کر کیا یاد کرنا ہے۔ اور اصل بات یہی ہے کہ جب تک ذکر الٰہی کثرت سے نہ ہو۔ وہ لذت اور ذوق جو اس ذکر میں رکھا گیا ہے۔ حاصل نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ۳۳ مرتبہ فرمایا ہے۔ وہ آنی اور شخصی بات ہوگی۔ کوئی شخص ذکر نہ کرتا ہوگا۔ تو آپ نے اسے فرما دیا۔ کہ ۳۳ مرتبہ کر لیا کر۔ اور یہ جو تسبیح ہاتھ میں لیکر بیٹھتے ہیں۔ یہ مسئلہ بالکل غلط ہے۔ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات سے آشنا ہو۔ تو اسے معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ نے کبھی ایسی باتوں کا التزام نہیں کیا۔ وہ تو اللہ تعالےٰ کی راہ میں فنا تھے۔ انسان کو تعجب آتا ہے۔ کہ کس مقام اور درجہ پر آپ پہونچے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ ایک رات آپ میرے گھر میں تھے۔ رات کو جو میری آنکھ کھلی تو میں نے آپ کو اپنے بستر پر نہ پایا۔ مجھے خیال گزرا۔ کہ کسی دوسری بیوی کے گھر ہوں گے۔ چنانچہ میں نے سب گھروں میں دیکھا۔ مگر آپ کو نہ پایا۔ پھر میں باہر نکلی۔ تو قبرستان میں دیکھا۔ کہ آپ سفید چادر کی طرح زمین پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور سجدہ میں گرے ہوئے کہہ رہے ہیں سجد لک روحی وجنانی۔ اب بتاؤ کہ یہ مقام اور مرتبہ ۳۳ مرتبہ کی دانہ شماری سے پیدا ہو جاتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

جب انسان میں اللہ تعالےٰ کی محبت جوش زن ہوتی ہے۔ تو اس کا دل سمندر کی طرح موجیں مارتا ہے وہ ذکر الٰہی کرنے میں بے انتہا جوش اپنے اندر پاتا ہے۔ اور پھر گن کر ذکر کرنا تو کفر سمجھتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ عارف کے دل میں جو بات ہوتی ہے اور جو تعلق اپنے محبوب و مولا سے اسے ہوتا ہے۔ وہ کبھی روا رکھ سکتا ہی نہیں۔ کہ تسبیح لے کر دانہ شماری کرے۔ کسی نے کہا ہے۔ دل کا منکا صاف کر۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنے دل کو صاف کرے۔ اور خدا تعالےٰ سے سچا تعلق پیدا کرے۔ تب وہ کیفیت پیدا ہوگی۔ اور وہ ان دانہ شماریوں کو ہیچ سمجھے گا۔" (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۴ء)

25

چندہ تحریک جدید سال چہارم پیش کرنے والے مخلصین کی فہرست

(۱) سید عباس علی شاہ صاحب نواب شاہ سندھ -/۳۵
(۲) منشی تجمل حسین صاحب نینی تال -/۵
(۳) منشی عنایت محمود صاحب محمود آباد سندھ -/۱۰
(۴) بی بی امۃ الرحمٰن صاحبہ سونگھڑہ -/۱۰
(۵) صوفی عبد الرحیم صاحب لدھیانہ -/۶
(۶) چوہدری احمد حیات خان صاحب حافظ آباد -/۲۱
(۷) چوہدری بشیر احمد خان صاحب حافظ آباد -/۲۱
(۸) ماسٹر غلام رسول صاحب پھلروان -/۳۰
(۹) چوہدری احمد خان صاحب معہ اہلیہ چک ۵۶۵ -/۱۰
(۱۰) چوہدری عنایت اللہ صاحب چک ۶۵ -/۵
(۱۱) اہلیہ صاحبہ بابو اعزاف اللہ صاحب کالوخان -/۵
(۱۲) اقبال احمد صاحب ٹنڈو جان محمد سندھ -/۵
(۱۳) استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ گرلز سکول قادیان -/۵۲
(۱۴) استانی عنایت بیگم صاحبہ گرلز سکول قادیان -/۲۰
(۱۵) " سردار بیگم صاحبہ -/۲۲
(۱۶) چوہدری نذیر احمد صاحب بی۔اے دولت پور پٹھانکوٹ -/۵۵
(۱۷) چوہدری علی اصغر صاحب دولت پور پٹھانکوٹ -/۵
(۱۸) حاجی ممتاز علی صاحب دار الرحمت قادیان -/۶
(۱۹) میاں فضل الٰہی صاحب بشیر مدرسہ احمدیہ قادیان -/۵
(۲۰) ملک عبد الرحمٰن صاحب قصور -/۳۵۰
(۲۱) فضل الٰہی صاحب بھیرہ -/۱۰
(۲۲) حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹ -/۵
(۲۳) نور محمد صاحب " -/۵
(۲۴) صوفی محمد عبد اللہ صاحب " -/۵
(۲۵) مولوی محمود خان صاحب معہ اہلیہ چک ۶ -/۱۰
(۲۶) حکیم فتح محمد صاحب فیض اللہ چک -/۱۰
(۲۷) مرزا نادر علی صاحب حیدر آباد دکن -/۵۰
(۲۸) چنو بیگم صاحبہ اہلیہ میر نادر علی صاحب حیدر آباد دکن -/۵۰
(۲۹) سید عبد الغنی صاحب حیدر آباد دکن -/۱۶
(۳۰) حسینی بیگم اہلیہ محمد عمر صاحب -/۵
(۳۱) چوہدری جلال الدین صاحب چک ۳۷ -/۵
(۳۲) محمد علی صاحب چک ۳۷ -/۵
(۳۳) مولوی محمد علی صاحب " ۵۴۳ -/۲۰
(۳۴) دفعدار میجر چوہدری احمد علی خان صاحب چک ۵۴۹ -/۱۰
(۳۵) چوہدری خوشی محمد صاحب بی ایس سی چک ۵۴۳ -/۲۰
(۳۶) چوہدری سلطان علی صاحب چک ۴۹۱ -/۱۶
(۳۷) " محمد علی صاحب " -/۵
(۳۸) " بہادل بخش صاحب چک ۳۴ -/۵
(۳۹) " عبد اللطیف صاحب چک " -/۱۰
(۴۰) " محمد اکبر خان صاحب چک ۳۲۹ -/۵
(۴۱) محمد عالم صاحب فتح پور -/۵
(۴۲) ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے ہائی سکول قادیان -/۱۵
(۴۳) عبد الحی صاحب ولد بابو نذیر محمد صاحب مرحوم دار الرحمت -/۵
(۴۴) ماسٹر منظور احمد صاحب گنج لاہور -/۵
(۴۵) ماسٹر حسن محمد صاحب ہائی سکول قادیان -/۵
(۴۶) استانی امۃ الرحمٰن صاحبہ گرلز ہائی سکول -/۱۵
(۴۷) چوہدری بشارت علی خان صاحب پنشنر ڈیرہ -/۶
(۴۸) ملک نادر خان صاحب محلہ دار الرحمت قادیان -/۵
(۴۹) چوہدری منظور حسین صاحب چک جہوریہ ۱۱۷ -/۱۵
(۵۰) ماسٹر رحمت خان صاحب جھیر کے کلاں -/۳۰
(۵۱) حافظ غلام محمد صاحب " -/۱۰
(۵۲) منشی یعقوب علی صاحب گھنو کے ججہ -/۵
(۵۳) چوہدری خیر الدین صاحب " -/۵
(۵۴) منشی نذر محمد صاحب شجاع آباد -/۱۰
(۵۵) حسین بخش صاحب معہ اہلیہ نصرت آباد سندھ -/۱۰
(۵۶) شیخ نیاز محمد صاحب میرپور خاص -/۲۰۰
(۵۷) بابو عبد الحمید صاحب جالندھر -/۱۰۰
(۵۸) حمیدہ بیگم اہلیہ عبد الرشید صاحب دار العلوم -/۵
(۵۹) صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ایس۔سی قادیان -/۲۵
(۶۰) چوہدری محمد خان صاحب چک ۳۰ -/۶
(۶۱) " فتح الدین صاحب " -/۱۰
(۶۲) " اللہ دتا صاحب نمبردار " -/۸
(۶۳) چوہدری فتح علی خان صاحب سنبل آباد کارخانہ چک ۹۵ -/۲۵
(۶۴) " برکت علی صاحب " " -/۵
(۶۵) منشی محمد شریف صاحب میانوالی خانانوالی -/۵
(۶۶) چوہدری رحمت خان صاحب " -/۵
(۶۷) " فتح محمد صاحب انسپکٹر ننکانہ صاحب -/۶/۴
(۶۸) " عزیز اللہ صاحب وکیل وزیر آباد -/۳۰
(۶۹) " خان محمد صاحب لوہری والا -/۵/۸
(۷۰) " ناظر حسین صاحب میانوالی خانانوالی -/۵
(۷۱) بابو نور الٰہی صاحب رحیم یار خان -/۱۰/۸
(۷۲) منشی محمد صادق صاحب " -/۵
(۷۳) ماسٹر رشید احمد صاحب منٹگمری -/۵۰
(۷۴) امیر علی خان صاحب اودھ -/۲۵
(۷۵) سید زین العابدین صاحب منصوری -/۵۰
(۷۶) محمد اسلم صاحب پسر فتح محمد صاحب آف مسقط بورڈنگ تحریک جدید -/۵
(۷۷) مولوی محمد حسین صاحب فاضل ریڈر -/۵
(۷۸) حکیم فضل حسین صاحب تونیکی -/۵
(۷۹) عبد الصمد صاحب بنگالی راجشاہی -/۵
(۸۰) صوفی غلام محمد صاحب بی۔ایس۔سی۔ قادیان -/۴۰
(۸۱) مستری عبد الرحیم صاحب دار الفضل قادیان -/۵
(۸۲) بابو غلام مصطفیٰ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ -/۱۰
(۸۳) ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب قادیان -/۳۵
(۸۴) مولوی امام الدین صاحب ملتانی تحریک جدید قادیان -/۱۰
(۸۵) منشی امیر محمد خان صاحب محلہ دار الفضل قادیان -/۱۶
(۸۶) مولوی ابو الحسن صاحب قدسی مدرسہ احمدیہ -/۱۵

کامیاب وہی ہوتا ہے جو نیکی کو آخر تک لے جاتا ہے

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"جو شخص نیکی کو شروع کر کے آخر تک لے جاتا ہے۔ یا جو درمیان سے شامل ہو کر آخر تک ساتھ جاتا ہے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ ناکام وہی ہوتا ہے۔ جو راستہ میں چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے۔ ایسے شخص سے اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہے کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا۔ اس لئے ہم تمہیں چھوڑتے ہیں۔ مگر جو دیر سے آتا ہے اور توبہ کرتا اور کوشش کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ سے مل سکے۔ وہ ضائع نہیں کیا جاتا۔"

جن احباب نے تحریک جدید سال چہارم کے وعدے ابھی سو فی صدی پورے نہیں کئے۔ بلکہ مزید مہلت حاصل کر لی ہے۔ یا جن کا وعدہ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء یا اسکے بعد کا ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وعدے اس ماہ میں سو فیصدی پورے کریں۔ ایسے احباب یہ بھی نوٹ کر لیں۔ کہ وہ تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی کے لئے وعدہ کر سکتے ہیں۔ تحریک جدید کے مالی سکرٹریوں کو سال چہارم کے وعدے وصول کرنے اور سال پنجم کے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے بھجوانے کے لئے جلد توجہ کرنی چاہیئے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

۸۷ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب حیدرآباد میانوالی ۵۰
۸۸ مستری نور الدین صاحب کوٹلی جیون ۱۰
۸۹ ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیرآباد ۱۰
۹۰ چوہدری احمد مختار صاحب از بچگان
اکالگڑھ ۵
۹۱ بابو غلام رسول صاحب اکالگڑھ ۱۵
۹۲ نواب خاں ولد حیات محمد صاحب بھاگووال ۵
۹۳ منشی غلام جیلانی صاحب جالندھر ۷
۹۴ ملک احمد رضا صاحب ڈیرہ غازیخاں ۵
۹۵ سیدہ زینب بیگم صاحبہ محلہ دارالانوار
قادیان ۱۴ اضافہ للہ
۹۶ امۃ اللہ اہلیہ محمد اسلم صاحب دارالفضل ۵
۹۷ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد لطیف صاحب
پنشنر سب جج معہ مرحومہ بنت " " ۲۵
۹۸ اہلیہ صاحبہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب
جالندھری ۵
۹۹ " " ملک نور الدین صاحب مرحوم ۵
۱۰۰ ملک عزیز احمد صاحب فیروزپور چھاؤنی ۵۰
۱۰۱ مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی بمعہ
اہلیہ قادیان ۳۰
۱۰۲ چوہدری محمد صادق صاحب حیدرآباد سندھ ۵
۱۰۳ " محمد حسین صاحب " " ۱۰
۱۰۴ بابو ولی محمد صاحب کوئٹہ ۱۰
۱۰۵ عمر الدین صاحب زیرہ ۸/۷
۱۰۶ چوہدری غلام سرور صاحب بمعہ اہلیہ
و بچہ چک ۵۵/۲ ب ۵۰/
۱۰۷ میاں عزیز احمد صاحب کیورتھلہ ۵
۱۰۸ بابو محمد عبداللہ صاحب بنگلہ ۱۵
۱۰۹ چوہدری عبدالمجید خانصاحب اجمیر ۱۳
۱۱۰ اللہ دین صاحب شاہدرہ ۵
۱۱۱ چوہدری شاہ نواز خانصاحب سیالکوٹ شہر ۱۵۰
۱۱۲ حاجی شیر خانصاحب " " " ۵
۱۱۳ میر آرزو اولاد ناگی جوا صاحب " " ۵
۱۱۴ چوہدری ماسٹر علی مرید صاحب " " ۵
۱۱۵ سید شریف شاہ صاحب " " ۶
۱۱۶ صوفی حکم دین صاحب " " ۵
۱۱۷ ڈاکٹر محمد اعظم صاحب " " ۳۰
۱۱۸ چوہدری رحمت خانصاحب ملتان ۳۰
۱۱۹ منشی محمد زمان خانصاحب بمعہ اہلیہ " ۱۰
۱۲۰ ملک خدا بخش صاحب " ۱۰
۱۲۱ میاں فضل الدین صاحب " ۱۰
۱۲۲ ماسٹر عاشق محمد صاحب " ۵
۱۲۳ چوہدری عزیز احمد صاحب جج " ۶۵
۱۲۴ چوہدری باغ دین صاحب چک ۳۰/۱۱-ایل ۳۱

۱۲۵ چوہدری امام دین صاحب چک ۳۰/۱۱-ایل ۵
۱۲۶ اخوند ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب دہرکی سندھ ۱۲۱
۱۲۷ مسز ایف۔ اے اہلیہ " " " ۲۰
۱۲۸ اہلیہ مرحوم " " " " ۲۰
۱۲۹ مولوی عبدالعزیز صاحب پٹیالہ ۳۰
۱۳۰ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب دارالرحمت ۱۰
۱۳۱ چوہدری محمد طفیل صاحب بمعہ اہل و عیال
چک ۵۵/۲۰ ۲۵
۱۳۲ عبدالغنی صاحب عارف والا ۵
۱۳۳ محمد عبداللہ خانصاحب چک ۱۵/۲۰-ایل
ہاکرہ ۶
۱۳۴ رابعہ بی بی اہلیہ منشی محمد دین صاحب " " ۵
۱۳۵ عبدالرب صاحب صدیقی علی گڑھ ۱۴
۱۳۶ ملک خدایار صاحب چک ۱۱۶ ۵
۱۳۷ فقیر محمد صاحب ونجوان ۵
۱۳۸ غلام نبی صاحب اوجلہ ۵
۱۳۹ محمد اسمٰعیل صاحب دوکاندار مسجد اقصےٰ ۵
۱۴۰ فضل محمد دفتر محمود آباد قادیان ۷
۱۴۱ منشی محمد شریف صاحب ریتی چھلہ قادیان ۱۱
۱۴۲ مستری لال دین صاحب " ۵
۱۴۳ خواجہ محمد شریف صاحب " ۵
۱۴۴ صوفی رحمت اللہ صاحب ویپ کران انبہرہ ۱۲
۱۴۵ چوہدری فضل احمد صاحب نوشہرہ پیرور ۱۲
۱۴۶ خدا بخش صاحب کانپور ۵
۱۴۷ ایم محمد عبداللہ صاحب نصرت آباد سندھ ۱۵
۱۴۸ مرزا عطاء الرحمٰن صاحب " " ۱۰
۱۴۹ سپروائزر محمد خانصاحب " " ۵
۱۵۰ حسن الدین صاحب " " ۵
۱۵۱ حافظ عبدالحکیم صاحب دادو سندھ ۱۵
۱۵۲ عبداللطیف صاحب بھلیر گجرات ۵
۱۵۳ سردار محمد صاحب ڈگری سندھ ۲۰
۱۵۴ غلام محمد صاحب حافظ آباد " ۵
۱۵۵ سلطان احمد صاحب محمد آباد " ۱۵
۱۵۶ رشید احمد صاحب " " ۵
۱۵۷ اہلیہ صاحبہ مولوی عبدالباقی صاحب
منٹگمری ۵
۱۵۸ ڈاکٹر احمد صاحب نور ہسپتال ۲۰
۱۵۹ فضل حسن صاحب بورڈنگ تحریک جدید ۱۱
۱۶۰ عزیز احمد صاحب " " " ۱۲
۱۶۱ سلطان احمد صاحب " " " ۵
۱۶۲ ماسٹر نور الٰہی صاحب جنجوعہ قادیان ۱۰
۱۶۳ حاکم بی بی اہلیہ شیخ نیاز محمد صاحب ۲۵
۱۶۴ میاں نور احمد صاحب سنوری بمعہ اہلیہ قادیان ۱۱
۱۶۵ مولوی دل محمد صاحب مبلغ قادیان ۲۵

۱۶۶ ڈاکٹر محمد دین صاحب بنوں ۱۵۰
۱۶۷ مبارک احمد صاحب پسر ڈاکٹر محمد دین صاحب
بنوں ۵
۱۶۸ فضل دین صاحب و اسماعیل صاحب کرلاچی
افغانان ۵
۱۶۹ عبدالغنی صاحب بمعہ اہلیہ انبالہ ۲۵
۱۷۰ نور الدین صاحب فیروزپور ۵
۱۷۱ غلام محمد صاحب " " ۵
۱۷۲ نذیر احمد صاحب " " ۵
۱۷۳ نصیر الحق صاحب " " ۵
۱۷۴ اہلیہ صاحبہ محمد نیر صاحب ۵
۱۷۵ عبدالقادر صاحب قصور ۲۰
۱۷۶ خورشید احمد صاحب " ۵
۱۷۷ محمد امین صاحب سکھر سندھ ۱۹

۱۷۸ چراغ شاہ صاحب چک ۹۱ روش ۵
۱۷۹ خورشید احمد صاحب " " ۵
۱۸۰ سلطان احمد پسر " " ۶
۱۸۱ حیات صاحب " " ۵
۱۸۲ علی محمد صاحب " ۵
۱۸۳ نتھی بی بی صاحبہ " " ۵
۱۸۴ فضل احمد صاحب میرپور خاص سندھ ۵
۱۸۵ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ بمعہ اہلیہ و بچہ ۱۰
۱۸۶ مرزا عنایت اللہ صاحب لاہور ۱۵
۱۸۷ بابو غلام مصطفےٰ صاحب بمعہ اہلیہ
فیروزپور ۲۵

(باقی)
خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۴ جنوری فلسطین راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کا اجلاس مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم کی صدارت میں ۱۰ جنوری کو شروع ہوگا۔

بیت المقدس ۳ جنوری۔ برطانوی فوج نے یہ خبر سن کر کہ بیت المقدس کے پرانے شہر پر بعض دہشت انگیزوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ وہاں کے بعض علاقوں کی پھر تلاشی لی۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ مسجد عمر میں پولیس کی ایک چوکی قائم کر دی گئی ہے

پشاور ۴ جنوری۔ ایک سرحدی گاؤں پر حملہ کرنے والے ایک قبائلی گروہ کا پولیس کی طرف سے تعاقب ہونے کی خبر گذشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے معلوم ہوا ہے کہ ایک گاؤں میں پولیس اور ڈاکو ؤں کا مقابلہ ہوا۔ اور دونوں کے مابین اس وقت تک جنگ جاری ہے۔ ڈاکوؤں نے ایک مسلح سپاہی کو بھی گرفتار کر لیا ہے۔ پولیس کی مزید کمک روانہ کی گئی ہے۔

انگورہ ۴ جنوری۔ فرانس اور ترکی کی حکومتوں میں ۴ جولائی کو ایک معاہدہ دوستانہ تعلقات کی تجدید کا قرار پایا تھا جس کی تصدیق دسمبر میں ہونی تھی۔ لیکن فرانسیسی اخبارات میں چونکہ بعض ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ جو دوستانہ تعلقات کے منافی ہیں اس لئے ترکی پارلیمنٹ نے اس معاہدہ کی تصدیق کو معرض التوا میں رکھنے کا فیصلہ کر دیا۔

بنوں ۴ جنوری۔ حملہ بنوں کے الزام میں جن لوگوں پر مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ ان میں سے تین کو سزائے موت۔ ۳ کو عمر قید اور ۲ کو دس دس سال قید کی سزا دی گئی ہے پانچ کو بری کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۴ جنوری۔ یوپی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سرکاری ریکارڈ اور خط و کتابت میں لفظ ڈرنیکلر کا استعمال قطعاً نہ کیا جائے۔ لفظ ورنیکلر کے معنی غلاموں کی زبان کے ہیں۔

ٹوکیو ۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ہنوئی میں جاپانی قونصل خانہ کے چانسلر کو اس کی بیوی اور ڈرائیور سمیت چینی فوج نے اغوا کر لیا ہے۔

کراچی ۴ جنوری۔ سات ماہ کے بعد آج سندھ اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ ایک مسلم لیگی ممبر نے وزارت پر عدم اعتماد کی تحریک کا نوٹس دیدیا۔ جو کل رسمی طور پر پیش ہوگی۔

لنڈن ۴ جنوری۔ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے ایک پریس انٹرویو میں بیان کیا۔ کہ امید ہے سال ۱۹۳۹ء گذشتہ سال کی نسبت زیادہ پرسکون رہے گا۔

چونگکیانگ (بذریعہ ڈاک) چینی فوج کا ایک جرنیل اس جرم میں گولی سے اڑا دیا گیا ہے کہ اس نے ایام جنگ میں شادی کی۔ اور اس طرح سے ضابطہ جنگ کی خلاف ورزی کی۔

دہلی ۴ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ اس وقت ملایا میں آباد ہندوستانیوں کے قبضہ میں ۲۵ ہزار ایکڑ زمین ہے جس کی مجموعی قیمت ۳½ کروڑ روپیہ سے زیادہ ہے۔

رنگون ۴ جنوری۔ گورنر برما نے ایک تازہ آرڈیننس جاری کیا ہے جس کے ماتحت سارے برما پر ہنگامی حالات کا اطلاق کر دیا گیا ہے۔

پیرس ۴ جنوری۔ میونسپل کونسل نے تفریحی ٹیکس بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے اس کے خلاف بطور احتجاج پیرس کے ۴۰۰ سینماؤں کے مالکوں نے ایک ہفتہ کے لئے سینما بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے

رباط (بذریعہ ڈاک) حکومت فرانس نے مراکش میں آبپاشی کی ایک سکیم تیار کی ہے۔ جس پر ۲ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ خرچ آئیں گے۔ اور ہزاروں ایکڑ بنجر اور بے گیاہ زمین کو جنت نشان بنا دیا جائیگا اور لاکھوں آدمیوں کے لئے روزگار مہیا ہو جائے گا۔

قاہرہ ۴ جنوری فلسطین عرب ہائی کمیٹی کے پانچ سابق ممبر جو حال ہی میں رہا کئے گئے ہیں۔ وزیر اعظم مصر سے ملاقات کرنے کے بعد مفتی اعظم سے مبادلہ افکار کے لئے لبنان جا رہے ہیں۔

برلن ۴ جنوری۔ حکومت جرمنی نے ڈینزگ سے یہودیوں کو بالکل نکال دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ اعلان کر دیا گیا ہے کہ یکم اپریل تک تمام یہودی شہر سے نکل جائیں اور ان کی جائدادوں اور دکانوں وغیرہ پر نازی پارٹی قابض ہو جائے گی۔ اور یہودیوں کو صرف چار پونڈ فی کس ساتھ لے جانے کی اجازت ہوگی۔ یکم اپریل کے بعد جو یہودی اس علاقے میں پائے جائیں گے حکومت انہیں جہاز پر سوار کر کے بحیرۂ بالٹک میں چھوڑ دے گی۔ کہ جہاں دل چاہے چلے جائیں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حبشہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ اطالوی حکومت نے ہندوستانیوں کی جائداد و املاک ضبط کر لی ہیں انہیں اطالویوں کے ساتھ گاڑیوں میں سوار ہونے کی اجازت نہیں۔ بلکہ بعض سڑکوں پر چلنے کی ممانعت ہے۔

برلن ۴ جنوری۔ جرمنی کی حکومت نے حکم دیا ہے کہ تمام نوجوان لڑکیاں کم سے کم ایک سال کے لئے صنعت و زراعت اور خانگی کاموں میں آنریری خدمات سر انجام دیا کریں اور اس طرح ہر سال تین چار لاکھ لڑکیاں کام کے لئے مہیا ہو سکیں گی۔

اندور ۳ جنوری۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص بڑا عبادت گذار تھا۔ اسے کسی غیبی طاقت نے کہا کہ اگر تم اپنے وظائف میں کامیابی چاہتے ہو۔ تو عزیز ترین شئے کی قربانی کرو۔ اس پر اس نے اپنے ۲۲ سالہ نوجوان لڑکے کو قتل کر دیا۔ اور لاش کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے مسجد میں چلا گیا۔ معاملہ پولیس کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

تونس ۴ جنوری۔ کل رات فرانس کے وزیر اعظم نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح فرانسیسی مقبوضات مادر وطن کے ساتھ رہے ہیں۔ اسی طرح فرانس بھی اپنے مقبوضات کے ساتھ رہیگا اور اپنے حقوق و مفاد کی حفاظت کے لئے ہر وقت سینہ سپر رہے گا۔

لکھنؤ ۴ جنوری۔ آج اسمبلی میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ قانون لگان داری کی منظوری کے بعد قرضوں کے سلسلہ میں امداد بہم پہنچانے کے لئے ایک مسودہ قانون پیش کیا جائے گا۔

یروشلم ۳ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اس وقت تک ہنگامی قوانین کے ماتحت ۲ ہزار ۵۰۴ عرب قید اور نظر بند ہیں۔

کلکتہ ۴ جنوری۔ حکومت بنگال اس مطلب کا ایک بل اسمبلی میں پیش کر رہی ہے کہ کارپوریشن میں اقلیتوں کے لئے نشستیں مخصوص کر کے جداگانہ طریق انتخاب رائج کیا جائے۔ نیز مسلم آبادی کے تناسب سے مسلم کونسلروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

لاہور ۴ جنوری مقدمہ سازش لاہور کا قیدی اندر پال آج اچانک غیر مشروط طور پر رہا کر دیا گیا۔ وہ بعارضہ بخار بیمار ہے اور اس کی ٹانگ مفلوج ہو چکی ہے۔ گاندھی جی نے بھی پنجاب گورنمنٹ کو اسے رہا کرنے کی تحریک کی تھی۔ اور معلوم ہوا ہے کہ اسی تحریک کے نتیجہ میں اسے رہا کیا گیا ہے۔

دہلی ۴ جنوری معلوم ہوا ہے کہ آریہ سماجی ایجی ٹیشن کے ڈکٹیٹر نے نظام گورنمنٹ کے پاس اپنے مطالبات بھیج دئے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ اگر پندرہ یوم کے اندر اندر انہیں منظور نہ کیا گیا تو باقاعدہ ستیہ گرہ شروع کر دیا جائیگا۔

لاہور ۴ جنوری پنجاب اسمبلی کا سپیشل سیشن ۹ جنوری کو شروع ہوگی۔ پہلے ہی روز زبردست ہنگامہ بپا ہونے کی توقع ہے اسمبلی کے دفتر میں تحاریک التوا کے دس نوٹ موصول ہو چکے ہیں۔ غیر سرکاری کام کے لئے مخصوص دو ایام ہیں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف استقراریہ دعوےٰ کی سماعت

معلوم ہوا ہے کہ چودہری عصمت اللہ خان صاحب وکیل لائلپور نے پانچ احمدیوں کی طرف سے جناب سینئر سب جج صاحب گورداسپور کی عدالت میں اس امر کا جو استقراریہ دعوے دائر کر رکھا ہے۔ کہ مسٹر جی۔ ڈی کھوسلہ سابق سشن جج گورداسپور کا فیصلہ مقدمہ عطاء اللہ صاحب بخاری میں پراونشل گورنمنٹ اور عطاء اللہ بخاری کی باہمی سازش سے جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے اور لوگوں کی نظروں میں گرانے کے لئے دائر کیا گیا تھا۔ ۲ جنوری کو اس کی سماعت ہوئی۔ حکومت کی طرف سے سرکاری وکیل پیش ہوا۔ چند تنقیحات برآمد کی گئیں۔ جن پر ۲۳ جنوری کو بحث ہوگی۔

"الفضل" کے خلاف احرار کا مقدمہ

ملا عنائت اللہ احراری نے ایک نوٹ کی بنا پر ایڈیٹر و پرنٹر الفضل پر زیر دفعہ ۵۰۰ تعزیرات ہند جو مقدمہ ہتک عزت کا دائر کر رکھا ہے ۴ جنوری اس کی دوسری پیشی مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی عدالت میں ہوئی۔ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر بھی جو پہلی پیشی پر بوجہ بیماری حاضر نہ ہو سکے تھے موجود تھے۔ عدالت نے ان سے ایک سو روپیہ کی ضمانت حاضری لی۔ اور تاریخ ۲۳ جنوری مقرر ہوئی۔ جس پر ملا عنائت اللہ کو اپنے گواہ پیش کرنے کا حکم دیا گیا۔

قبر مسیح علیہ السلام کا اعلان یورپ میں

خدا کا شکر ہے کہ میں شفایاب ہو رہا ہوں۔ میری علالت کے ایام میں روزانہ احباب کی عیادت کا سلسلہ میرے لئے موجب امتنان و اطمینان ہے کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل سے میرے بھائیوں کے دل میں محبت کے جذبات کو پیدا کیا۔ اور انہوں نے اپنی دعاؤں سے میری مدد کی۔ اس خصوص میں محترم مدیر الفضل کا خصوصیت سے شکرگزار ہوں۔ کہ انہوں نے اعلان علالت و تحریک دعا کی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء

آج جبکہ اخبار کا وہ پرچہ جس میں میری علالت کی پہلی خبر تھی ہندوستان میں ہر جگہ پہونچ گیا ہے۔ بعض مخلص بزرگوں اور عزیزوں نے بذریعہ تار استفسار کیا۔ میں ان کی ہمدردی کا بھی ممنون ہوں اور ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اس اثنا میں میں اپنی تحریک "قبر مسیح کا اعلان یورپ میں" سے غافل نہیں رہا۔ اور خدا کا احسان ہے کہ تحریک کامیاب ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں پہلے ۱۱ معاونین کے نام شائع کر چکا ہوں۔ اور دفتر محاسب میں قبر مسیح کا فنڈ بھی قائم کرا دیا ہے تاکہ حساب میں دقت نہ ہو۔ اس سلسلہ میں بارھویں معاون چودہری فقیر محمد صاحب کورٹ انسپکٹر کے نام کا اعلان کرتا ہوں۔ حضرت مسیح کے بارہ حواری تھے۔ اس طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ خادم اب تک ساٹھ ہزار اعلان کے لئے وعدہ کر چکے ہیں۔ حافظ عبدالجلیل صاحب لاہور تیرھویں دوست ہیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لینے کی اطلاع دی ہے۔ اور اب صرف سات باقی ہیں۔ اور مجھ کو یقین ہے انشاءاللہ ایک ہفتہ کے اندر یہ تعداد پوری ہو جائے گی۔ مجھے خود ابھی تک کسی صاحب کے پاس جا کر تحریک کا موقعہ نہیں ملا۔ احباب جلد اپنے نام بھیجدیں۔ ایک پونڈ کی قیمت اس وقت تیرہ روپے تین آنہ ہے۔ جن احباب کے نام شائع ہو چکے ہیں۔ وہ آخر جنوری ۱۹۳۹ء تک اپنی اپنی رقم خود بھیجدیں۔ اللہ تعالے ان کی اس خدمت کو قبول کرے۔ اور یہ اعلان قبر مسیح یورپ کو کفر و ضلالت کی قبر سے نکالنے کا ذریعہ ہو آمین۔ تحریک کے مطالبہ کا خلاصہ یہ ہے۔ کل تعداد مطلوبہ ۲۰ اب تک وعدے ۱۳ باقی ۷

خاکسار عرفانی

بقیہ صفحہ ۳

لا ولیّ بعدی الا الذی هو منی وعلی عهدی .... وان قدمی هذا علی منارة ختم علیها کل رفعة (خطبہ الہامیہ صفحہ ۳۵)

"یعنی میں ولائت کے میدان میں ختم کے مقام پر فائز ہوں جس طرح میرا سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت کے میدان میں ختم کے مقام پر فائز تھا کیونکہ وہ خاتم الانبیاء تھا۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ پس میرے بعد کوئی ولی نہیں آسکتا۔ مگر وہی جو مجھ میں ہو کر ظاہر ہو اور میری اتباع کا جوا اپنی گردن پر رکھے..... اور میرا یہ قدم ایک ایسے مینار پر قائم ہے کہ جس پر تمام بلندیاں ختم ہو گئی ہیں"۔

پس ہم تو صرف ان دو ختمیتوں کے قائل ہیں۔ اور ان کے سوا جو شخص خدا کے حکم کے بغیر کسی ختمیت کا دعویدار بنتا ہے۔ خواہ اپنے لئے اور خواہ کسی اور کے لئے وہ یقیناً جھوٹا اور غلطی خوردہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست آئندہ ان الفاظ کے استعمال کرنے میں جو ہمارے لٹریچر میں ایک مقدس مذہبی اصطلاح کے طور پر قائم ہو چکے ہیں بہت احتیاط سے کام لیں گے۔ کیونکہ ایسے الفاظ کا غلط استعمال نہ صرف استعمال کرنے والے کو گنہگار بناتا ہے بلکہ جماعت میں بھی فتنہ کا دروازہ کھولتا ہے اور ان بلند مرتبہ اصطلاحات کی ہتک کا باعث بنتا ہے۔ جنکو خود خدا تعالے نے اپنے ہاتھوں سے تقدس اور رفعت کی چادر پہنائی ہے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب۔

آخر میں میں یہ بات پھر واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس لفظ کے استعمال میں خود خادم صاحب کا کوئی دخل نہیں تھا بلکہ ان کو اس کا علم بھی اس وقت ہوا جبکہ یہ اشتہار شائع ہو چکا تھا۔ اور اس کے شائع ہونے پر انہوں نے بھی اسے اسی طرح برا منایا جس طرح ایک باغیرت احمدی کو برا منانا چاہیئے تھا۔ پس جیسا کہ انہوں نے خود مجھے بتایا ہے۔ ان کا دامن اس غلطی کے ارتکاب سے پاک ہے۔ اللہ تعالے ہم سب کے ساتھ ہو۔ اور ہمیں ہر قسم کی ظاہری اور باطنی کمزوریوں سے محفوظ رکھ کر اپنی رضا کے رستوں پر چلنے کی توفیق دے آمین

بعض وصایا کی منسوخی

مندرجہ ذیل وصایا مختلف وجوہ کی بنا پر صدر انجمن نے منسوخ کر دی ہیں۔

(۱) مساۃ دائی قادیان وصیت نمبر ۲۲۷۲ (۲) پیر محمد اکبر ولد پیر سلطان احمد صاحب ساکن گولیکی وصیت نمبر ۳۲۱۰ (۳) چودہری محمد حسین ولد چودہری فتح محمد صاحب ساکن چونڈیوالہ ضلع گورداسپور وصیت نمبر ۲۹۳۴ (۴) میاں احمد خاں ولد میاں لعل خانصاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان وصیت نمبر ۱۲۴۸ (۵) مساۃ زینب زوجہ شیخ عبدالرحمن مصری ساکن قادیان وصیت نمبر ۱۲۰۲ (۶) عائشہ زوجہ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب قادیان وصیت نمبر ۱۹۸۶ (۷) چودہری نور محمد ولد چودہری عبدالعزیز صاحب ساکن حسن پور ضلع ہوشیارپور وصیت نمبر ۱۲۵۶ (۸) میاں عبدالغنی ولد محمد حسن صاحب قادیان وصیت نمبر ۱۸۹۸ (۹) مساۃ کریمہ بنت میاں نصر اللہ خان ساکن ششتھم علاقہ سندھ وصیت نمبر ۶۵۲ (۱۰) میاں بشیر الدین ولد میاں مہرالدین صاحب ساکن بٹیا ضلع لاڑکانہ سندھ وصیت نمبر ۶۵۱ (۱۱) میاں محمد عبد اللہ ولد محمد اکبر صاحب قادیان وصیت نمبر ۳۰۷۲ (۱۲) میاں محمد فضل عظیم بھلیسر ضلع گجرات وصیت نمبر ۱۲۶۰

سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ

مذہبی اصطلاحات کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت

خاتم المناظرین کی غلط اصطلاح

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت

اس جلسہ سالانہ کے ایام میں میری نظر سے ایک اشتہار گزرا جس میں ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی گجرات کی تصنیف کردہ "پاکٹ بک" کے جدید ایڈیشن کا اعلان تھا۔ یہ اشتہار ایک احمدی کتب فروش کی طرف سے تھا اور جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا۔ خادم صاحب کی اطلاع کے بغیر شائع کیا گیا تھا۔ اس اشتہار میں کتب فروش صاحب نے خادم صاحب کے متعلق "خاتم المناظرین" کے الفاظ استعمال کئے تھے۔ جس سے ان صاحب نے غالباً یہ مراد لی تھی۔ کہ خادم صاحب سلسلہ کے بہترین مناظر ہیں مجھے اس وقت اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ کہ سلسلہ کا بہترین مناظر کون ہے۔ لیکن اگر سلسلہ کے موجودہ مناظرین میں سے خادم صاحب کو ہی بہترین مناظر فرض کر لیا جائے۔ تو پھر بھی کسی فرد جماعت کے لئے یہ جائز نہیں ہے۔ کہ وہ سلسلہ کے مناظرین پر قاضی اور حاکم بن کر کسی شخص کے متعلق یہ اعلان کرتا پھرے۔ کہ وہ سلسلہ کا بہترین مناظر ہے۔ کیونکہ اول تو یہ فیصلہ بہت بھاری ذمہ داری کا کام ہے۔ جسے اٹھانا آسان بات نہیں۔ علاوہ ازیں اس سے فتنوں کے پیدا ہونے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔ جس سے بہر صورت پرہیز لازم ہے:۔

پس اگر فرض کے طور پر "خاتم المناظرین" کے وہی معنی سمجھ لئے جائیں۔ جو غالباً کتب فروش صاحب نے مراد لئے ہیں پھر بھی اس قسم کا اعلان سراسر نامناسب اور ناواجب ہے۔ اور اس میں سلسلہ کے ان علمائے کرام کی بھی ہتک ہے جو اس وقت سے کہ ابھی خادم صاحب غالباً پیدا بھی نہیں ہوئے تھے سلسلہ کی قلمی اور لسانی خدمت میں مصروف چلے آئے ہیں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خود خادم صاحب کو بھی ہرگز ان معنوں میں بھی اس لفظ کے استعمال سے اتفاق نہیں ہوگا:۔

لیکن اس وقت جس بات کی طرف میں دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ اور ہے۔ احباب کو معلوم ہے۔ ہمارے لٹریچر میں "خاتم" کا لفظ ایک معرکۃ الآراء لفظ رہا ہے اور آیت خاتم النبیین کی تشریح کے تعلق میں اس لفظ کی حقیقت بالکل عیاں اور واضح ہو چکی ہے اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں بھی اس لفظ کے متعلق بہت کافی بحث گزر چکی ہے:۔

پس ہمارے لئے یہ لفظ کوئی نیا لفظ نہیں۔ بلکہ حق یہ ہے۔ کہ اگر کوئی جماعت اس لفظ کے حقیقی معنوں سے واقف ہے۔ تو وہ صرف احمدی جماعت ہے۔ ان حالات میں جماعت کے دوستوں پر اس لفظ کے استعمال کے متعلق بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور یقیناً اگر ہم لوگ اس لفظ کو غلط طور پر استعمال کریں۔ تو یہ ایک نہایت ہی قابلِ افسوس فعل ہوگا:۔

جیسا کہ ہر احمدی کو معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء کی تشریح کے مطابق "خاتم" سے مراد وہ برگزیدہ انسان ہے۔ جو کسی فن میں ایسا کمال پیدا کرے کہ نہ صرف وہ تمام گزشتہ لوگوں پر سبقت لے جائے۔ بلکہ آئندہ آنے والے لوگ بھی سب کے سب اس کے خوشہ چین بن جائیں۔ اور کوئی شخص اس کی شاگردی کے بغیر اس میدان میں کمال پیدا نہ کر سکے۔ اب کتب فروش صاحب غور کریں۔ کہ کیا وہ خادم صاحب کو فنِ مناظرہ میں ایسا ہی باکمال سمجھتے ہیں کہ نہ صرف وہ تمام گزشتہ اور موجودہ مناظرین پر سبقت لے جا چکے ہوں۔ بلکہ آئندہ کے لئے بھی قیامت تک کوئی شخص جو مناظرہ کے فن میں کمال پیدا کرنا چاہے۔ ان کے تلمذ کے بغیر اس عزت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ یقیناً وہ خادم صاحب کو ایسا نہیں سمجھتے ہونگے۔ اور اگر ایسا سمجھتے ہیں۔ تو لاریب وہ سخت غلطی خوردہ ہیں:۔

حق یہ ہے۔ کہ کسی شخص کو کسی فن میں "خاتم" کا لقب دینا یہ صرف خدا تعالےٰ کا کام ہے۔ اور اس کے بغیر کوئی اس بات کا حقدار نہیں کہ کسی شخص کو اس نام سے یاد کرے۔ اسلام اور احمدیت کے لٹریچر میں یہ لقب صرف دو ہستیوں کے متعلق استعمال ہوا ہے۔ اور دونوں صورتوں میں اسے خود ذات باری تعالےٰ نے استعمال کیا ہے۔ اور ان کے استعمال کے ساتھ خدا تعالےٰ نے اس کی تائید میں دلائل کا ایک ایسا سورج چڑھا دیا ہے۔ کہ ہر دیکھنے والا جانتا اور سمجھتا ہے۔ کہ حق حقدار کو پہنچا ہے۔ یعنی ایک تو قرآن شریف نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق "خاتم النبیین" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور دوسرے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق "خاتم الاولیاء" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اور یہ دونوں تیر ایسے نشانہ پر بیٹھے ہیں۔ کہ صاف نظر آتا ہے کہ یہ الفاظ ازل سے ان ہی بزرگ ہستیوں کے لئے وضع ہوئے تھے۔

اور جیسا کہ سب دوست جانتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خاتم النبیین کے یہ معنی کئے ہیں کہ آپ نے نبوت کے کمالات کو اس درجہ اکمل اور اتم صورت میں اپنے اندر جمع کیا ہے۔ کہ نہ صرف یہ کہ کوئی گزشتہ نبی اس مقام کو نہیں پہنچا اور سب نبوتیں آپ کی نبوت کے سایہ کے نیچے ہیں۔ بلکہ آئندہ بھی کوئی شخص نبوت کے فیض سے فیضیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ یہ نور آپ کی وساطت سے حاصل نہ کرے۔ اور اپنے متعلق "خاتم الاولیاء" کے لفظ کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ کی ہے۔ کہ آپ کے اندر ولایت کے کمالات اپنے معراج کو پہنچ گئے ہیں۔ اور آئندہ کوئی شخص ولایت کے رتبہ کو آپ کی اتباع کے بغیر نہیں پا سکتا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

وانی علیٰ مقام الختم من الولایۃ
کما کان سیدی المصطفےٰ علیٰ
مقام الختم من النبوۃ وانہ
خاتم الانبیاء وانا خاتم الاولیاء

قادیان دارالامان میں ہجرت کرکے آنا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حال میں اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ہجرت کا مفہوم وضاحت سے بیان فرمایا۔ اور بتایا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے جو دوست قادیان میں ہجرت کرکے آتے ہیں۔ انہیں کس نیت سے یہاں آنا چاہیئے اور کس طرح اپنی زندگی کو قادیان میں رہ کر گزارنا چاہیئے۔ میں اس بارہ میں احباب کی توجہ چند امور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں:۔

قرآن کریم اور احادیث میں سچے مومن کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے۔ کہ اسکے نزدیک اللہ تعالےٰ کی ہستی اور رسول کا وجود محبوب ترین ہوتا ہے۔ یعنی اس کی غالب محبت اللہ اور پھر اس کے رسول سے ہوتی ہے۔ چنانچہ والذین اٰمنوا اشد حباً للہ الخ اور لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین (الحدیث) کے یہی معنی ہیں۔ اب جو شخص اپنے آپ کو حلقہ مومنین میں داخل کرتا ہے۔ اور اللہ کے رسول کے تخت گاہ میں آتا ہے۔ اس کا فرض ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ تا خدا کی خوشنودی حاصل کرے۔ گویا وہ شخص سچا مومن نہیں ہوسکتا جو اپنے گھربار کو چھوڑے۔ اپنے رشتہ داروں سے تعلقات قطع کرے اور پھر بھی رسول کے تختگاہ میں آکر اپنے دین کو دنیا پر مقدم نہ کرے۔ اور اپنی اصلاح عاقبت کا لحاظ نہ رکھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہجرت تھی۔ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اللہ اور رسول کے منشا کے مطابق ہجرت کرتے تھے۔ ماں باپ۔ بھائی بہن اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کرلیتے تھے جائدادوں اور اموال کو خدا اور رسول کی محبت کے مقابلہ میں چھوڑ دیتے تھے اور ہر قسم کے ظلم وستم برداشت کرکے دین کو قائم کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان عاشقانِ رسول کے متعلق فرماتے ہیں:۔

قد اٰثروك وفارقوا احبابهم
وتباعدوا من حلقة الاخوان
قد ودعوا اهواءهم ونفوسهم
وتبرّءوا من كل نشب فان
ظهر النبي لهم كالهٍ ذي الامان
فتثبتوا بعناية المنان
نهب اللئام نشوبهم وعقارهم
فتهللوا بجواهر الفرقان
كسحوا بيوت نفوسهم وتبادروا
لتمتع الايقان والايمان
قاموا باقدام الرسول بغزوهم
كالعاشق المشغوف في الميدان
فدمُ الرجال لصدقهم في حبهم
تحت السيوف اُريق كالقربان
جاءوك منهوبين كالعريان
فسترتهم بملاحف الايمان

آج جو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ میں، قادیان میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اللہ کے رسول کا تختگاہ ہے۔ ہجرت کی نیت سے آتا ہے۔ جب تک مذکورہ باتیں اپنے اندر پیدا نہیں کرتا وہ سچے معنوں میں مومن اور مہاجر کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اعمال کا انحصار نیت پر ہے۔ اور اسی کے مطابق انسان کو بدلہ ملے گا۔ فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله یعنی جو شخص اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت کرتا ہے۔ دین کو مقدم کرتا ہے۔ اور خدا کی رضا جوئی کے لئے اپنی مرضی کو اسکی مرضی کے تابع کرتا ہے فی الواقعہ اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لئے سمجھی جائے گی۔ اور اللہ کے ہاں سے ایسے شخص کو اس کی نیت اور عمل کے مطابق اجر عطا ہوگا۔ مگر جو شخص اس نیت سے ہجرت کرتا ہے کہ دنیا کمائے۔ یا کسی عورت سے نکاح کرے۔ اس کی ہجرت اللہ اور رسول کے لئے نہ ہوگی۔ بلکہ وہ دنیا اور عورت کا مہاجر ہوگا۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲)

ایک دوسری حدیث میں ہے المهاجر من هجر ما نهی الله عنه یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اصل میں وہ شخص مہاجر ہے جو اللہ کی منہیات سے علیحدہ ہو جائے یہ ہر دو احادیث بتاتی ہیں کہ سچا مہاجر وہ ہے۔ جو اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت کرے۔ اور خدا کی منہیات سے الگ ہو کر اس کی رضا حاصل کرے۔ اور اگر کوئی شخص حصولِ دنیا کے لئے یا تجارت کے لئے یا شادی کی غرض سے ہجرت کرتا ہے۔ تو وہ اسلامی اصطلاح میں مہاجر نہیں کہلا سکتا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک مرتبہ کسی نے عرض کیا۔ میں تجارت کے لئے قادیان آنا چاہتا ہوں۔ فرمایا "یہ نیت فاسد ہے اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔ یہاں تو دین کے واسطے آنا چاہیئے اور اصلاح عاقبت سے یہاں رہنا چاہیئے۔ نیت تو یہی ہو اور اگر پھر اس کے ساتھ کوئی تجارت وغیرہ یہاں رہنے کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ہو۔ تو حرج نہیں۔ اصل مقصد دین ہو نہ دنیا کیا تجارتوں کے لئے شہر موزوں نہیں یہاں آنے کی اصل غرض کبھی دین کے سوا اور نہ ہو۔ پھر جو کچھ حاصل ہو جائے وہ خدا کا فضل سمجھو"۔
(الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء)

بعض احمدی احباب مخالفین کی ایذا دہی سے تنگ آکر قادیان آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ مہاجر ہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایسے لوگوں کا نام بھگوڑا اور بزدل رکھا ہے۔ اور ہدایت فرمائی ہے کہ ایسے لوگوں کو مخالفوں کی ایذا دہی پر صبر اور استقامت دکھانی چاہیئے۔ اور نیک نمونہ قائم کرکے انہیں فتح کرنا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی یہ سوال پیدا ہوا۔ ایک شخص نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ مجھ کو حضور سے بیعت کئے ہوئے عرصہ تقریباً ڈیڑھ سال گزرا ہے اس عرصہ میں مخالفین نے تکلیف پہنچائی ہے۔ اور اب بھی پہوکیار ہے ہیں۔ کاروبار دنیوی میں بھی ہر طرح سے روک ڈال رہے ہیں۔ میں خود ان میں رہنا نہیں چاہتا۔ مگر مجبور پڑا ہوا ہوں۔ اب میری بابت جیسا کچھ حضور انور مناسب سمجھیں حکم فرمادیں۔ اب مجھ کو کیا کرنا چاہیئے۔ جیسا حکم ہو عمل میں لاؤں۔

حضور علیہ السلام نے اس خط کے جواب میں لکھوایا۔

"میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ بے صبری نہ کریں۔ بلکہ اپنے صبر اور استقامت اور نرمی اور اخلاق کے ساتھ دشمن کو شرمندہ کریں۔ اور نیک سلوک سے پیش آئیں اور بہت نرمی کے ساتھ اپنے عقائد کی خوبی اور راستی ان کے ذہن نشین کریں۔ اور اپنا نیک نمونہ ان کو دکھلادیں ممکن ہے کہ وہ ایذا دہی کی خصلت سے باز آجائیں بہر حال بے صبری نہیں کرنی چاہیئے اور کچھ صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے اور اپنے دشمنوں کے حق میں ہدایت کی بھی دعا کرتے رہیں۔ کیونکہ ہمیں خدا نے آنکھیں عطا کی ہیں۔ اور وہ لوگ اندھے اور دیوانہ ہیں۔ ممکن ہے کہ آنکھ کھلے تب حقیقت کو پہچان لیں"
(البدر ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ ہر دو ارشادات سے ظاہر ہے۔ کہ احمدی احباب کو کس نیت اور کس ارادہ سے ہجرت کرکے قادیان دارالامان آنا چاہیئے۔ درحقیقت کئی ایسے اصحاب ہیں۔ جو احمدیت کی سلک میں منسلک ہوگئے ہیں اور جن کا شمار احمدی جماعت میں ہوتا ہے مگر وہ کما حقہ سلسلہ کی تعلیم اور منشاء سے واقف نہیں ہوئے

اگر یہ لوگ رسول کی بعثت کی غرض کو سمجھیں۔ تو کبھی دین کی غرض کے سوا اور کسی وجہ سے ہجرت کر کے قادیان نہ آئیں۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا (طلاق ۲۵) یعنی اے لوگو! خدا نے تم کو آگاہ کرنے کے لئے ایک پیغمبر کو تمہاری طرف بھیجا ہے۔ جو تم کو خدا کی کھلی کھلی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتا ہے۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لائیں۔ اور جو شخص اللہ پر ایمان لائے گا۔ اور نیک عمل کرے گا۔ خدا اس کو بہشت کے ایسے باغوں میں داخل کرے گا۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اللہ نے ان کو خوب ہی اچھا رزق عطا فرمایا۔ اس آیت میں مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اس رسول کی اطاعت اور اس کلام پر عمل کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ تم تاریکی سے نکل کر نور میں داخل ہو جاؤ گے گویا رسول کی بعثت کی غرض ظلمات سے نکال کر نور میں لانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی فرماتے ہیں ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

پس اے احمدی بھائیو! جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں اپنے آپ کو داخل سمجھتے ہو۔ خواہ تم قادیان کی پاک بستی میں رہتے ہو۔ یا قادیان کے علاوہ پنجاب۔ ہندوستان یا غیر ممالک میں کسی جگہ قیام رکھتے ہو۔ آؤ۔ پہلے ہم ہجرت کے مفہوم کو سمجھیں۔ اور پھر اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے ہجرت کریں اور خدا کی خوشنودی کو حاصل کریں۔

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل قادیان

ایک صد سالہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات

اور ان کے خاندانی حالات

ہمارے باوا صاحب پیر شمس الدین صاحب ۱۰۔ دسمبر کو قریباً سو سال کی عمر پا کر وفات پا گئے۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ واکرم نزلہ۔ آپ خاندان پیرزادگان میں سب سے معمر بزرگ تھے۔ جن کو احمدیت کی قبولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور غالباً ان ایام میں بوساطت والد ماجد مولانا امام الدین صاحب فیض بیعت کی جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۳ء میں جہلم ایک مقدمہ پر تشریف لے گئے تھے آپ ایک مسلمہ پیر تھے۔ اور ادھر تحصیل کھاریاں اور گوجر میں آپ کے بہت سے خاندانی مرید تھے۔ ذاتی طور پر ان کو تصوف و فقر سے بہت گہری دلچسپی تھی۔ اور اس زمانہ کے دستور کے مطابق وظائف و عمل وغیرہ کا بہت شوق تھا اور ہمیشہ فقراء و اولیاء الرحمٰن کی تلاش میں رہتے تھے۔ آپ سیف زبان مشہور تھے۔ اور عموماً جوش کی حالت میں جو کچھ کہتے وہ پورا ہو جاتا تھا۔ اس لئے عوام الناس ان سے بہت عقیدت رکھتے

قادیان میں آمد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور کئی مرتبہ قادیان میں حاضر ہوئے آخری زیارت کو جب آئے۔ تو میں یہاں موجود تھا۔ دوپہر کے وقت گرمی کی وجہ سے اس بڑ کے درخت کے نیچے جا آرام کیا۔ جو موجودہ ضیاء الاسلام پریس بلڈنگ کے پاس والی زمین میں تھا۔ حضور سے عرض کیا۔ کہ خلقت بہت گمراہ ہے اور وہ حضور پر ایمان نہیں لاتی۔ اور حضور کے ماننے والوں کو دکھ دیتی ہے اس لئے یہ طاعون کا عذاب بر وقت آیا ہے اور پھر لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا پڑھ دیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ ہم تو ان کے لئے ہدایت کی دعا کرتے ہیں۔

چونکہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو گزرتے ہوئے دیکھ کر مجھ سے کہا۔ یہ صاحبزادے مجھے بڑے ستارے والے دکھائی دیتے ہیں ان کی پیشانی پر ایک نور ہے۔ چنانچہ اب کچھ عرصہ ہوا جب وہ دارالامان میں تشریف لائے۔ تو بیمار اور کمزور تھے شوق میں چلے آئے۔ دارالامان کی رونق اور وسیع آبادی اور خلافت ثانیہ کے جلال و اقبال کو دیکھ کر کہا۔ میں نے بچپن کی حالت ہی میں ان کو دیکھ کر کہہ دیا تھا۔ کہ یہ صاحبزادے صاحب اقبال اور مرجع خلائق ہوں گے۔ غالباً حضور سے نیاز حاصل کرتے ہوئے بھی کچھ ایسا ذکر کیا تھا۔

جسمانی طاقت

ابتدائی عمر میں ورزش جسمانی کا بہت شوق رہا۔ میں نے ان کو غالباً ۱۸۹۰ء یا ۱۸۹۱ء کا ذکر ہے۔ ایک مجمع میں دیکھا۔ جہاں ایک میدان میں دور دور کے لوگوں کا ایک انبوہ کثیر تھا۔ یہ دو تین پہلوانوں کے مقابل باکسنگ کے لئے نکلے۔ جسے ہم دیہاتی پنجابی میں "تلیاں کھیلنا" کہتے تھے۔ یعنی ایک شخص اپنے مقابل کے پہلوان کی چھاتی پر دوہتڑ مارتا ہے۔ اور وہ اس سے بچاؤ کرتا ہے میں نے دیکھا۔ کہ ان کی ضرب سے جو چھاتی پر لگی۔ ان تینوں شخصوں کے مونہہ سے خون نکل آیا۔

یہاں ایک مستری خطب الدین صاحب نام بعہد خلافت ثانیہ ہجرت کر کے آئے تھے۔ گو پہلے ہمارے پڑوس میں ہی ان کا گھر اور ان کی دوکان تھی۔ اس کے صحن میں ایک بھاری مگدر پڑا رہتا تھا۔ جسے یہ آ کر ایک ہاتھ سے اٹھا کر سر کے اوپر لے جاتے۔ اور بازو سیدھا اوپر کھڑا رکھتے۔ اور اسی طرح ایک مُنگلی تھی جس میں لوہا بھرا تھا۔ یہ اسے اٹھا کر اپنی پشت سے پھراتے ہوئے پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے مونہہ کے سامنے کھڑا رکھتے۔ اور اس طرح پر کئی بار کرتے۔ کئی جوان اور پہلوان آتے۔ مگر کسی کو جرأت نہ پڑتی تھی۔ کہ یہ مگدر اٹھائے اور مُنگلی پھیرے۔ اس طرح پر ارد گرد کے دیہات میں دور دور تک ان کا رعب بیٹھا ہوا تھا۔ پھر اس پر پیرزادگی اور مؤثر تعویذ نویسی و عمل و وظائف کا شہرہ کوئی احمدیت کی مخالفت سامنے ہو کر نہیں کرتا تھا۔ اور جماعت کو بھی اس سے بہت تقویت پہنچتی تھی۔

عبادت گزاری

نماز تہجد کے لئے ایک بجے رات کے قریب بالالتزام جاگتے تھے۔ اور پھر نہیں سوتے تھے تہجد کے بعد اوائل میں وظائف پڑھتے رہتے تھے۔ جن میں ایک حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قصیدہ تھا ؎

سقانی الحب کاسات الوصال
فقلت لخمرتی نحوی تعال

میں ابھی بچہ تھا۔ اور مجھے کئی ہفتوں سے بخار آ رہا تھا۔ ابھی احمدیت کا تذکرہ نہ تھا۔ جو یہ آئے۔ اور میرے بدن پر ہاتھ پھیرا۔ اور یہ دو شعر پڑھے ؎

ولو القیت سری فوق نار
لخمدت وانطفت من سر حالی
ولو القیت سری فوق میت
لقام بقدرۃ المولیٰ تعالیٰ

میرا بخار اس کے بعد اتر گیا۔ اور لوگ کہتے تھے کہ یہ اس کلام کا اثر ہے اس زمانے میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم نہیں پھیلی تھی۔ اور رسوم و صلوٰۃ کی حقیقت سے علماء اور فقراء بھی ناواقف ہو چکے تھے۔ وظائف پر بہت زور دیا جاتا تھا۔ ہمارے گھر میں بھی سب بال و نساء درود کبریت احمر نماز صبح و تلاوت قرآن مجید کے بعد پڑھتے تھے چنانچہ بار بار سننے سے مجھے بھی کئی فقرے یاد ہو گئے تھے شلاً اللھم اجعل افضل صلواتک عدداً وانمی برکاتک سرمداً علیٰ معدن الحقائق الانسانیۃ ومخزن الحقائق الایمانیۃ۔ معلوم ہوتا ہے کسی بزرگ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے ذوق و شوق میں درود بھیجتے ہوئے بہت سے محامد بھی بیان کئے ہیں۔ جو ان کے عقیدتمندوں کو پسند آئے۔ اور اسے بار بار پڑھنے لگے۔ جیسے ہم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قصائد و محامد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہیں اور بعد میں اصل بات بھول کر انہیں ایک وظیفہ بنا کر کچھ کا کچھ بنا لیا۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ حضرت ختم الرسل پر درود بھیجنے سے بہت سی برکات حاصل و نازل ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ درود کبریت احمر اور درود مستغاث وغیرہ پڑھنے والوں کو بہت فوائد مالی و جسمانی و برکات حالی و روحانی حاصل ہوتے تھے۔ میرے جد امجد تہجد کے بعد القصیدۃ الشزدہ بڑے ذوق و شوق سے باواز بلند پڑھا کرتے تھے جسے سننے کے لئے لوگ چھتوں پر آ کر جمع ہو جاتے تھے۔ اس کا پہلا شعر یہ ہے ؎

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعاً جری من مقلۃ بدم

سا تھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھتے تھے چنانچہ اس شعر کا مفہوم پنجابی میں یوں ادا ہوا ہے ؎

جان چیت (یاد) آدن پیے تانیں ساتھی ذی سلم دے
نین (آنکھ) نیرے بھر بھجوں (آنسو) رودن مارے درد الم دے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ

میں ان باتوں کا ذکر یہ دکھانے کے لئے کر رہا ہوں کہ احمدیت کی فضا میں پرورش پا کر اس وقت جبکہ احمدیت کا جاہ و جلال نصف النہار پر ہو رہا ہے احمدیت قبول کر لینا اور اس تعلیم پر چلنا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی بہت آسان ہے بہ نسبت اس زمانے کے جبکہ اسلام کا نقشہ ہی بدلا ہوتا تھا پھر ان بزرگوں کا جو خود مرجع خلائق تھے۔ اپنی ظاہری عزت و آبرو کے اسباب کو چھوڑ کر پیر سے مرید بننا اور استاد سے شاگرد ہو جانا بہت ہی مشکل تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ اور جذبہ انفاس عیسیٰ نے ان سب سعید روحوں کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور آہستہ آہستہ انہی لوگوں پر اپنی غلطیاں و کمزوریاں واضح ہوتی گئیں۔ اور وہ بجائے وظائف و اعمال کے نماز میں بھی لذت پانے لگے۔ والد صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ میں تصوف و فقر کا بہت شائق تھا اور ہمیشہ ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتا۔ جن سے روحانی ذوق شوق حاصل ہو۔ اور قلب سے ذکر اللہ کی آواز آئے۔ جب میں نے بٹالہ والے سجادہ نشین صاحب کے پاس آ کر سنا کہ چودھویں صدی شروع ہو گئی ہے۔ اور کوئی بہت بڑا غوث پیدا ہو گیا ہے۔ اور ملاء اعلےٰ میں بہت ہلچل ہے۔ تو دریافت کیا کہ وہ کون ہے تو انہوں نے پہلے تو یہ شعر پڑھا ؎

خاک راہِ جہاں را بحقارت منگر
عجبے نیست دریں گرد سوارے باشد

اور پھر طنزاً کہا کہ ایک تو ہمارے قریب ہی مدعی ہے۔ اور پھر خاموش ہو گئے والد صاحب نے سرسری طور پر ادھر ادھر سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا قادیان میں (حضرت) مرزا غلام احمد (علیہ السلام) ہیں۔ چنانچہ آپ یہاں پہنچے۔ بیان فرماتے ہیں کہ اس وقت مسجد مبارک ایک گلی پر تھی۔ شام کے وقت جب ہم نماز پڑھنے لگے۔ تو جانب جنوب (جہاں دکانیں ہیں) ایک بڑ کا درخت تھا جس سے چمگادڑ اڑ اڑ کر ہم سے ٹکراتے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی نے تھپڑ مار دیا ہے۔ اس سے پہلے ظہر کی نماز پڑھتے ہی حضور اندر چلے گئے۔ اور میں بہت حیران ہوا کہ کوئی ورد وظیفہ نہیں کرتے چنانچہ یہی سوال کیا اور حضور نے ایک تقریر فرمائی۔ کہ سب کچھ نماز میں موجود ہے اور اس میں لذت روحانی محسوس نہ ہونا ایک بیماری ہے۔ جس کا علاج کرنا چاہیئے۔ اور جسے آپ لذت سمجھتے ہیں یہ تو ایک قسم کا مسمریزم ہے۔ اور توجہ کا اثر۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ یہ غالباً ۱۸۹۳ء کا ذکر ہے۔ جبکہ رسالہ نور القرآن چھپا تھا۔ اور حضور نے اپنے دستخطوں سے مزین فرما کر والد صاحب کو دیا۔ اس کے بعد آپ کی آمد و رفت شروع ہو گئی۔ آپ نے بیعت کر لی۔ ادھر سے حافظ محمد حسین صاحب جو نابینا تھے مگر اپنا تعارف ان الفاظ میں کراتے تھے۔ کہ میں معاندین سلسلہ حقہ کے لئے ذات الجنب ہوں۔ گولیکی پہونچ گئے۔ اور حضرت اقدس کی بعض کتابیں مثل فتح اسلام اور پھر ازالہ اوہام دیں۔ جس سے واقفیت بڑھتی گئی۔ میں بھی وہ کتابیں اپنے گھر پڑی ہوئی دیکھ کر پڑھنے لگا اور مجھے بھی سلسلہ میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہو گیا۔ حتیٰ کہ ۱۸۹۷ء میں ہم سب سلسلہ احمدیہ میں بفضلہ تعالےٰ داخل ہونے کا شرف رکھتے تھے۔

خاندانی حالات

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں کچھ جماعت احمدیہ گولیکی و پیرزادگانِ دہ کے داخلہ جماعت و ترقی کا حال بیان کردوں۔ اور اسی میں باوا صاحب پیر شمس الدین مرحوم و مغفور کا کچھ مزید ذکر بھی آ جائیگا۔ ہمارے خاندان کا اثر و نفوذ گولیکی اور اردگرد کے دیہات اور بعض دور دراز کے مقامات پر بھی کیا بوجہ شاگردی استادی اور کیا بوجہ والد بزرگوار کے زہد و اتقا پیری مریدی کے بہت تھا۔ اور اسکی ابتدا یوں ہوئی کہ سنہ ۱۲۵۰ھ ہجری سے کچھ پیشتر ہی ہمارے جد امجد مولانا بدرالدین جالندھر سے فارغ التحصیل ہو کر ایک فاضل اجل کی حیثیت میں دریائے چناب پار کر کے گولیکی شب باش ہوئے۔ ہمارے خاندان میں کئی خصوصیتیں تھیں۔ ایک تو کئی حج کرنا دوم حافظ قرآن ہونا سوم صاحب علم و فضل ہونا چہارم۔ جد امجد کے آباء نے نکاح پنجاب آ کر نہیں کیا۔ بلکہ وہیں مکہ معظمہ سے رفیقہ زندگی ساتھ لائے۔

گولیکی کے با اثر زمینداروں نے التجا کی کہ آپ یہاں رہ جائیں درس جاری فرمائیں۔ اور تعلیم و تربیت کا اہم کام اپنے ذمہ لے لیں۔ اور اسکے لئے پچاس بیگھہ سے زیادہ زمین ان کے نام کرا دی۔ اور جس قدر طالب علم آئیں ان کا خرچ خوراک وغیرہ اپنے ذمہ لے لیا۔ ادھر تعلقات کو مستحکم اور پائندہ کرنے کے لئے پیرزادگان میں سے پیر فقیر بخش صاحب نے اپنی لڑکی نکاح میں دینا منظور کر لیا۔ جو ہماری دادی صاحبہ تھیں۔ ان کا نام رضیہ خانم تھا۔ عابدہ زاہدہ تھیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لے آئی تھیں۔ اور ان کا یہ قول مجھے اب تک یاد ہے۔ جو میں بچپن میں بھی کبھی سحری کے وقت تین بجے سنا کرتا تھا۔ کہ اٹھو بیٹا مولوی (امام الدین) خدا کی یاد کرو۔ جو دم غافل سو دم کافر صبح کے وقت نماز کے بعد خود ایک مناجات پڑھا کرتی تھیں ؎

ترا نام ستار غفار ہے
مرا نام عاصی گنہگار ہے

اور حب بیر و نجات سے لوگ کوئی فقہی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے آتے تھے۔ تو وہ اگرچہ خواندہ نہ تھیں مگر بعض اوقات کتاب فتاویٰ عالمگیری یا فتاویٰ قاضی خاں نکال کر کوئی نشانی والد ماجد کو دکھایا کرتیں۔ کہ تمہارے والد یہ مسئلہ یہاں سے دیکھ کر بتایا کرتا تھا۔

اس زمانہ میں عالم کا سب سے زیادہ کمال یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ کسی مسئلہ کا جواب قدیمی مستند فقہی کتاب سے بعینہٖ نکال کر دیا جائے۔ آپ بہت مخیر اور فیض رساں تھیں۔ بچوں کے لئے ایک نہایت مفید قسم کی گولیاں ہمیشہ تیار رکھتیں جو نہ صرف گاؤں والے بلکہ اردگرد کے حاجتمند مفت لے جاتے۔ نماز کا التزام رکھتیں۔ اور ہمیں تاکید کرتی رہتیں۔ نکاح ہو جانے پر جد امجد نے مستقل رہائش اختیار کر لی اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ بیس پچیس طالبعلم جمع ہو گئے آپ صرف عالم کلاس کے طلبہ کو سبق پڑھاتے یہ سبق کوئی تین گھنٹے میں ختم ہوتا مسجد میں نہیں۔ دائرے میں بیٹھ جاتے۔ اردگرد علاوہ پڑھنے والوں کے کئی سامعین ہوتے۔ خود بھی کئی گھنٹے مطالعہ فرماتے اور شاگردوں کو بھی یہی تاکید تھی۔ بعض اوقات سبق کے وقت ایک معرکہ قائم ہو جاتا۔ ناواقف سمجھتے کوئی جھگڑا ہو گیا۔ حالانکہ وہ اعتراضات اور ان کے پرجوش جوابات کا نتیجہ ہوتا شیخ امام الدین صاحب حاکم کشمیر آپ کا بہت احترام کرتے چنانچہ آپ کا وظیفہ مقرر کر رکھا تھا۔ جو آپ سال کے سال لاہور جا کر اشرفیوں کی صورت میں لے آتے۔ اس کے علاوہ عیدین وغیرہ تقاریب کا انعام ہوتا۔ شیخ صاحب اور ان کے بھائی شیخ فیروز دین صاحب کا خاندان رئیس اور مشہور تھا وہ چاہتے تھے کہ مولانا صاحب لاہور آ جائیں۔ اور ان کے صاحبزادے نواب غلام محبوب سبحانی صاحب کو پڑھائیں جن کو پہلے مشہور عالم مولانا غلام حسین صاحب تعلیم دیتے تھے جب جد امجد نے ان کو دو روز سبق دیا تو وہ مصر ہوئے کہ ہم انہیں سے پڑھیں گے۔ مگر دادی صاحبہ لاہور رہنا پسند نہ کرتے تھے اس لئے آپ کو معذرت کرنا پڑی ہاں سالانہ آمد ورفت قائم رہی اور اس طرح پر مہینہ دو مہینے ٹھہر بھی جاتے تھے۔ اسوقت خلیفہ حمید الدین صاحب مرحوم بھی ان سے وابستہ تھے۔ نواب غلام محبوب سبحانی سے ۱۹۰۱ء کے بعد کا ذکر ہے۔ میری ملاقات بھی ہوئی۔ والد ماجد ساتھ تھے جب ہم ڈیوڑھی پر پہنچے اور دربان اطلاع دینے گیا تو والد صاحب چشم پر آب ہو گئے اور مجھے کہا کہ میں نے یہاں ہاتھی بندھا دیکھا ہے۔ جس پر گاہے میں ان کے ساتھ سیر کو جایا کرتا تھا۔ ہم اندر گئے تو ایک کمرہ میں میلی سی چاندنی بچھی تھی۔ ایک دو گاؤ تکیے پڑے تھے۔ نواب صاحب آئے ملے اور بیٹھ گئے۔ اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ یہی حال والد ماجد کا ہوا پانچ چھ منٹ یہی کیفیت رہی زبان سے کوئی بات نہیں کی۔ آخر نواب صاحب نے پوچھا کہ وہاں گولیکی میں ایک صاحب اکمل نام ہیں۔ ان کے اشعار پرچوں میں دیکھے ہیں وہ کون ہیں۔ والد ماجد نے بتایا کہ وہ تو غلام زادہ ہے۔ اور حاضر ہے۔ تب نواب صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھے گلے سے لگایا۔ چھوٹی عمر کی وجہ سے میں بہت جھینپ رہا تھا۔ میرا قد لمبا ہی تھا مگر تاہم میں ان کے سینہ تک پہنچا بیٹھ کر مجھ سے پوچھا کہ ایک شعر ہے ؎

تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل
سلمائے حدوثِ تو و لیلائے قدم را

اس پر شوکت میرٹھی (جن کو السنہ مشرقیہ کی تجدید کا دعوےٰ ہے) نے اصلاح دی ہے کہ دو محمل کی بجائے دو اسوار چاہئے۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ ذکر تقدیر کے زور کا ہے جو غیر ممکن کو ممکن بنا دیتی ہے۔ دو اسوار اونٹنی پر تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ البتہ دو محمل قابل تعجب ہیں۔ اور یوں بھی ناقہ کے لحاظ سے محمل زیادہ موزوں ہے آپ بہت خوش ہوئے۔ اور والد صاحب کو مبارکباد دی پھر اپنا دیوان محبوب مجھے دیا۔ اور ہم پھر ملنے کے وعدے پر وہاں سے رخصت ہوئے بعد میں ان کا انتقال ہو گیا۔ شیخ صاحب نے ایک سو روپیہ دیا۔ اسوقت روپے کی بہت قیمت تھی اور مزدوری سستی۔ جس میں کچھ اور ملا کر جد امجد نے گولیکی میں مسجد بنوا دی۔ اور کچھ عرصے کے بعد اپنا مکان بنوایا۔ ۱۲۸۱ھ ہجری فراغ اس کی تاریخ بنا لکھی ہوئی ہے۔ اس کا دروازہ دیسی صنعت کا ایک نایاب نمونہ ہے جو سامنے کی دیوار کی تباہی میں آیا ہے۔ اور بجائے اینٹوں کے مرغول اور پائے وغیرہ سب دیار کی لکڑی اور باریک نقش ونگار سے آراستہ ہیں۔ ۶-۷ سال ہو گئے ابھی تک قابل دید ہے۔ غرض خدا تعالےٰ کی حکمت نے ہمیں گولیکی رکھا ورنہ ہم لاہور میں رہائش پذیر ہوتے۔ دادا صاحب کے درس کا جوں جوں شہرہ ہوا طلبہ کی تعداد بڑھتی گئی۔ نایاب قلمی کتابوں کا ذخیرہ جن پر مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی اور مولانا عبد الحی فرنگی محل وغیرہما فضلاء کے حواشی لکھے ہیں۔ ہمارے ہاں موجود ہے۔ ۱۲۸۶ھ میں مولانا کا انتقال ہو گیا آپ کی تاریخ وفات ۶ اول شعبان آخر بودہ او اور ز بر و بنیات رضی اللہ

اسوقت والد ماجد خیالی ایک نہایت ادق فلسفہ کی کتاب پڑھتے تھے۔ اور عمر ۱۸ سال تھی۔ بہر حال صبر و استقامت سے کام لیتے ہوئے درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ میں نے بچپن میں بیس اکیس درویش درس نظامیہ سے مستفید ہونے والے اپنی مسجد میں دیکھے۔ پھر جب والد ماجد نے احمدیت قبول کر لی تو چونکہ پڑھنے والے آئمہ مساجد ومشائخ اماجد کے لڑکے ہوتے تھے اپنی شہرت پر حرف آنے کے خیال سے کنارہ کش ہو گئے۔ والد صاحب پاس کے ایک گاؤں دہاروالہ میں پرائمری مدرس ہو گئے تھے

(باقی) — اکمل عفا اللہ عنہ

احمدی مبلغ انگلستان کا مکتوب اخبار ٹائمز لنڈن کے نام

انگلستان کے مشہور اخبار ٹائمز میں "استادوں کے اخلاص کا معیار" کے عنوان سے ایک مقالہ شائع ہوا تھا جس پر ہمارے مبلغ انگلستان مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مدیر ٹائمز کے نام ایک مکتوب ارسال کیا۔ جس کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف رقم فرماتے ہیں۔

میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف منعطف کرانے کی جرأت کرتا ہوں۔ کہ اخلاص کا امتحان کرنے کے لئے اس سے موزوں ترین طریق کوئی نہیں ہو سکتا۔ جو خود حضرت مسیح علیہ السلام نے بائیبل میں بیان فرمایا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ کہ اگر تمہارے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو۔ تو تم اگر پہاڑ کو کہو کہ اپنی جگہ سے ہٹ جا۔ تو وہ ہٹ جائے گا۔ اور تمہارے لئے کوئی بات ناممکن نہیں ہو گی (متی باب ۲۲ آیت ۲۰)

پھر فرماتے ہیں۔ جو لوگ مجھ پر ایمان لائیں گے۔ ان کی نشانیاں یہ ہوں گی۔ کہ وہ جنوں کو نکال لیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ زندہ سانپوں کو ہاتھوں میں اٹھا لیں گے۔ اور مہلک زہر نوش کر لیں گے۔ مگر انہیں کوئی گزند نہ پہنچے گی۔ وہ بیماروں پر ہاتھ رکھیں گے تو وہ شفا پا جائیں گے۔ (مرقس باب ۱۶ آیت ۱۷)

میرے نزدیک صرف یہی ایک طریق ہے۔ جس سے ہم نہ صرف استادوں بلکہ پادریوں اور بشپوں کے اخلاص کا بھی امتحان کر سکتے ہیں۔ بشپ آف لورپول نے لکھا ہے۔ کہ اخلاص کے امتحان کا کوئی معروف طریق اسوقت تک نہیں۔ لیکن کیا وہ بلکہ تمام عیسائی دنیا یہ طریق اختیار کرنے میں میرے ساتھ اتفاق کرے گی۔ یا کیا یہ طریق ان کے نزدیک ناقابل عمل ہے۔

حزب اللہ

یوں تو ہر ایک پہ ہے عام کرامت تیری
برگزیدوں سے مگر خاص ہے عادت تیری

چشم اغیار سے ممکن ہے نہاں ہو لیکن
تجھ سے پوشیدہ نہیں جو ہے جماعت تیری

حسن رہتاسی

کلکتہ میں سیرت النبی کے جلسہ میں ایک مشہور بنگالی لیڈر کی تقریر

اسلامی اصول کی ترویج ہی ہندوستان میں امن قائم کر سکتی ہے

کلکتہ میں سیرت النبی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کلکتہ کے زیر اہتمام جو جلسہ منعقد ہؤا۔ اس کے متعلق مشہور انگریزی اخبار سٹیٹسمین اپنی ۲۱ دسمبر ۳۸ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام البرٹ ہال میں ایک جلسہ منعقد ہؤا۔ جس میں مسٹر سنتوش کمار بوس ایم - ایل - اے سابق میئر کلکتہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور تعلیمات پر تقریر کی۔ جس میں کہا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی اور آپ کی تعلیمات کا مطالعہ اور ان پر غور و فکر زندگی کے ہر مرحلہ پر ایک متلاشیٔ حق کی اخلاقی اور روحانی ترقی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اسلام نے دنیا میں بڑے بڑے مفکر۔ فلاسفر۔ شعراء اور ایسے فدائی پیدا کئے ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنے علم۔ خیالات کی بلندی اور تقدس کے باعث اخلاق اور روحانیت کے میدان میں بلند مقام حاصل کیا ہے ان کی زندگیوں میں ہمیں اطمینان اور سکون قلب کی جو روح نظر آتی ہے اس کی جڑیں اسلامی تعلیمات پر ہی ہیں نبی عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم صرف انسان کی روحانی ترقی تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس میں سوشل اور میونسپل ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے آئینی اور بین الاقوامی قوانین بھی ہیں۔ جن سے حکومت کا کام بآسانی چلایا جا سکتا ہے۔ اور جن پر بین الاقوامی تعلقات کی بنا رکھی جا سکتی ہے۔ اور اس طرح افراد۔ خاندان شہر اور ملک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر انٹرنیشنل غرضیکہ ہر ایک کے لئے متحدہ ترقی کرنے اور مخلوق الٰہی ہونے کی حیثیت میں اپنے فرائض کو بہ احسن وجوہ سرانجام دینے کے لئے قوانین موجود ہیں۔

ایک بڑی جمعیۃ اقوام کا خاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں موجود ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ ہر ایک اپنے اندرونی مفاد کے تحفظ اور ترقی کے معاملہ میں آزاد ہونے اور کامل خودمختاری رکھنے کے باوجود ایک بڑے کل کا جزو بن سکتا ہے۔ قرآن کریم نے دوسری قوموں کو لالچ اور حسد سے دیکھنے کی ممانعت کی ہے۔ اور اس کی تعلیم سرمایہ دارانہ طمع اور جوع الارض کی جڑوں پر کلہاڑے کا حکم رکھتی ہے۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں۔ جنہوں نے مغربی دنیا کو آتش زیر پا کر رکھا ہے اور اس وقت بھی ایک عظیم الشان جنگ کی دھمکی دے رہی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بین الاقوامی انصاف پر خاص زور دیا ہے۔

آپ نے کہا کہ حال میں مشرق و مغرب میں رونما ہونے والے واقعات نے دنیا کی ضمیر کو سخت جنبش دے دی ہے اور بین الاقوامی اخلاق کی بنیادوں کو ہلا دیا ہے۔ اور اب ضرورت ہے کہ اسلام اپنے روحانی اسلحہ خانہ سے ایسے عقائد اور تعلیمات پیش کرے۔ جو پھر سے امن و انصاف کی قوتوں کو تقویت پہنچائیں۔ اگر اسلام امن عالم کے قیام اور جنگجو اقوام میں سکون پیدا کرنے میں اس قدر قابل قدر اور نمایاں کام کر سکتا ہے تو آپ غور کر سکتے ہیں۔ کہ ہندوستانی سیاسیات کے باہم متصادم عناصر میں یگانگت اور صلح و آشتی پیدا کرنے کے لئے وہ کس قدر قیمتی خدمات سرانجام دے سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے ضرورت ہے رواداری اور باہمی مصالحت کی اس روح کو جو قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ اہمیت رکھنے والے لوگ پھیلائیں اور ملک میں اسے ترقی دیں۔ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ اسماء الحسنیٰ اللہ تعالےٰ کے لئے ہیں۔ اور تم اسے جس نام سے بھی پکارو۔ وہ تمہاری مدد کو موجود ہوگا اور اس لئے یہ از بس ضروری ہے کہ ہندوستان میں جو مختلف نسلوں اور مختلف مذاہب کا مجموعہ ہونے کے لحاظ سے گویا دنیا کا خلاصہ ہے۔ اسلام کے پیش کردہ۔ روحانی اور تمدنی اصول کی اس ملک میں حوصلہ افزائی کی جائے۔ اور ان کو ترقی دی جائے۔

اسی طرح کلکتہ کے مشہور اخبار ایڈوانس ۲۱ دسمبر نے بھی اس جلسہ کی یہ روئداد شائع کی ہے۔ اور مسٹر سنتوش کمار کی تقریر کا مندرجہ بالا خلاصہ شائع کیا ہے

آنریری مجسٹریٹ اور اسمبلی کی ممبری

گورنمنٹ کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کا کوئی ملازم اسمبلی کا ممبر نہیں ہوتا۔ یہ قانون اپنی ذات میں جمہوریت اور آزادی کے مطابق ہونے کی وجہ سے نہایت ہی مستحسن اور قابل تعریف ہے مگر اس قانون کا استعمال جس رنگ میں کیا گیا ہے وہ نہایت ہی برا ہے۔

چنانچہ پچھلے الیکشن میں جب اسمبلی کی ممبری کے لئے مختلف حلقہ جات سے کئی ایک آنریری مجسٹریٹ کھڑے ہوتے تھے تو پریس نے بڑی شد و مد کے ساتھ یہ آواز اٹھائی کہ جس طرح دیگر ملازم گورنمنٹ کے آدمی ہیں۔ اسی طرح آنریری مجسٹریٹ بھی گورنمنٹ کے آدمی ہیں بلکہ بعض وجوہات سے یہ ملازموں سے بھی زیادہ گورنمنٹ کے محتاج ہیں۔ اس واسطے ان کو بھی اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دینی چاہئیے۔ اس کا گورنمنٹ نے یہ حل سوچا کہ آنریری مجسٹریٹ اس وقت تک جب کہ وہ اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑے ہیں اور ان کے الیکشن کے ایام ہوں۔ مجسٹریٹی سے استعفیٰ دیدیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا کہ ان لوگوں نے جو آنریری مجسٹریٹ تھے الیکشن کے وقت استعفیٰ دیدیا اور ممبری کے لئے کھڑے ہو گئے ان کا ممبر ہو جانا یقینی تھا چنانچہ وہ ممبر ہو گئے اور جب ممبر ہو گئے تو ویسے کے ویسے مجسٹریٹ بن گئے۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ان لوگوں کا یہ استعفیٰ تھا یا رخصت کی درخواست

آنریری مجسٹریٹوں کے اسمبلی میں جانے سے حکومت کو تو ضرر فائدہ ہؤا ہے مگر یہ لوگ پبلک کے کسی صورت میں بھی نمائندے نہیں کہلا سکتے۔ گورنمنٹ ملازمین کو لوگ اگر ووٹ دیتے ہیں تو اسی واسطے دیتے ہیں کہ وہ ان سے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ گورنمنٹ کے آدمی ہیں اور اسی وجہ سے گورنمنٹ نے ملازمین کو اسمبلی میں کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دی۔ مگر آنریری مجسٹریٹوں کا ان سے بھی زیادہ خوف ہوتا ہے کیونکہ سول مجسٹریٹ اور جج تو دو تین سال کے بعد تبدیل ہو جاتے ہیں مگر آنریری مجسٹریٹ تبدیل بھی نہیں ہوتے اور مستقل طور پر ایک حلقہ میں رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کا خوف بھی مستقل اور مسلسل ہوتا ہے پس جو لوگ ان کو ووٹ نہیں دیتے اور ان کے مقابل پر آتے ہیں ان کو زیادہ نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ملازمین سے بھی زیادہ سختی کے ساتھ گورنمنٹ آنریری مجسٹریٹوں کو اسمبلی کی ممبری سے روکے۔

ہمارا تجربہ ہے کہ علاقہ کے لوگ اپنے علاقہ کے آنریری مجسٹریٹوں کے خلاف ووٹ دیتے ہی نہیں۔ اور اگر ووٹ دیتے ہیں تو ان کو نقصان پہنچتا ہے اور الیکشن کے بعد ان لوگوں کو طرح طرح کی تکالیف اور نقصانات پہنچاتے جاتے ہیں۔ پس گورنمنٹ کو چاہئیے کہ وہ آنریری مجسٹریٹوں کو اسمبلی کی ممبری کے لئے کھڑے ہونے کی اجازت نہ دے اور اگر اجازت دینی ہو تو ان کو اپنے ضلع میں اجازت کسی صورت

اہم ملکی حالات و واقعات

مجلس احرار اور کانگرس

مجلس احرار نے یکم جنوری کو لاہور میں یوم آزادی منایا ایک جلوس نکالا گیا جو بینڈ باجہ کے ساتھ شہر کے مختلف حصوں میں پھرتا رہا۔ والنٹیرز کے پاس تلواریں اور کلہاڑیاں تھیں۔ جلوس کے بعد بیرون دہلی دروازہ میں جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی حبیب الرحمٰن مولوی عبد الحنان اور چوہدری افضل حق نے تقریریں کیں احرار لیڈروں کی تقریروں کا نچوڑ یہ تھا۔ کہ کانگرس نے اگر فیڈریشن کے خلاف جنگ شروع کی تو اس جنگ میں مجلس احرار کانگرس کا ساتھ دے گی۔ مولوی حبیب الرحمٰن نے اپنی تقریر میں کہا۔ بعض مسلمان کانگرس سے کہتے ہیں کہ ہمیں قرآن اور اسلام کی حفاظت کا یقین دلاؤ۔ مگر یہ مطالبہ بہت ہی افسوسناک اور بزدلانہ ہے اور اسلام کی شان اور روایات کے خلاف ہے۔ پہلے وطن کے لئے قربانیاں کرنی چاہئیں۔ اسلام کی حفاظت خودبخود ہو جائے گی۔ چوہدری افضل حق نے اپنی تقریر میں مسلم لیگ پر مخالفانہ نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ مسلمانوں کو چاہیئے وہ مجلس احرار کے نظام میں شریک ہو کر اس ملک کو اغیار کی غلامی سے نجات دلائیں۔

گوردوارہ فنڈز سے صنعتی سکول کھولنے کا فیصلہ

بابا کھڑک سنگھ صاحب نے جو سکھوں کے مشہور لیڈر ہیں۔ ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ کچھ عرصہ سے اس امر کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ گوردوارہ کمیٹیوں کے وہی احباب ممبر بنائے جائیں جو گوردوارہ فنڈز اور گوردواروں کی کروڑہا روپیہ کی جائداد وں کا صحیح طور پر استعمال اور انتظام کر سکیں اسی خیال کے پیش نظر آزاد الیکشن بورڈ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ اس بورڈ کا مقصد ایسے اصحاب کو گوردوارہ کمیٹیوں میں بھیجنا ہے جو وہاں جا کر میجارٹی میں ہونے کی صورت میں گوردوارہ فنڈز سے ایسے صنعتی ادارے اور ٹیکنیکل سکول کھولنے کی تجاویز کی حمایت کریں جن کا منشاء یہ ہو کہ کوئی بھی سکھ بیکار نہ رہے۔ اس بورڈ کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے اصحاب شہید گنج اور دیگر گوردواروں کی تقدیس کو برقرار رکھنے کے لئے ہر ممکن قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ نیز اس بورڈ کے ممبروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہوگا۔ کہ وہ منتخب ہو کر اپنے کسی رشتہ دار یا عزیز کو کسی گوردوارہ کمیٹی میں اپنے اثر اور رسوخ کی وجہ سے ملازم نہیں کرائیں گے۔ علاوہ ازیں بورڈ کے ٹکٹ پر کامیاب ہونے والے اصحاب کسی حالت میں بھی اپنے لئے کوئی الاؤنس یا تنخواہ وصول نہیں کرینگے ذات پات کے خلاف بھی بورڈ کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے ممبر مساعی کرتے رہیں گے۔

حکومتِ چین کی اسلحہ سے امداد

رنگون کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومتِ برطانیہ کی طرف سے حکومتِ چین کو اسلحہ بھیجنے کی زور دار تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سرحدی سڑک کے قریب تر پہنچنے کے لئے ریلوے لائن کو تین میل اور بڑھایا جا رہا ہے۔ تاکہ اسلحہ جات کو جلد از جلد گاڑیوں سے اتار کر لاریوں کے ذریعہ چین بھیجا جا سکے۔ اسلحہ جات رکھنے کے لئے بھی سپیشل شیڈ بنائے جا رہے ہیں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اسلحہ سے لدے ہوئے کم از کم چار یا پانچ جہاز یورپ سے رنگون آ رہے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ سنگاپور رنگون اور کلکتہ کے درمیانی علاقہ میں چلنے والی کشتیاں بھی جنگی سامان رنگون لا رہی ہیں۔ یہاں سے تمام اسلحہ جلد سے جلد چین بھیج دیا جائے گا۔

نئی روشنی کی نوجوان لڑکیاں اور لڑکے

گاندھی جی نے ۳۱ دسمبر ۱۹۳۸ء کے "ہریجن" میں بعض ان خطوط کا ذکر کیا ہے جو کالج کی بعض طالبات نے انہیں لکھے اور جن میں انہوں نے طلباء کی بدسلوکی اور بیہودہ چھیڑ چھاڑ کے متعلق شکایت کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ایسے حالات میں لڑکیاں (عدم تشدد پر) کس طرح کاربند رہ سکتی ہیں۔ گاندھی جی نے لکھا ہے کہ ایسے واقعات سے لڑکیوں کو پریشان نہیں ہونا چاہیئے لیکن انہیں خاموش بھی نہ رہنا چاہیئے بلکہ اس قسم کے تمام واقعات اخبارات میں شائع کرا دینے چاہئیں۔ اور جہاں ایسے شرارتیوں کے نام معلوم ہو سکیں وہاں ان کے نام بھی بیان کر دئے جائیں اس معاملہ میں شرارتیوں کا بھانڈا پھوڑنے میں کوئی شرم یا جھوٹی حیاداری سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ عام شرارتوں کی روک تھام کے لئے رائے عامہ سے زیادہ موثر اور کوئی چیز نہیں۔ بد معاشی اور گناہ تاریکی میں پرورش پاتے ہیں۔ اور جب ان پر روشنی ڈالی جائے تو دور ہو جاتے ہیں۔ آج کل کی آزادی پسند لڑکیوں کا ذکر کرتے ہوئے گاندھی جی نے لکھا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ہوا بارش اور دھوپ سے بچانے کے لئے پوشاک نہیں پہنتیں بلکہ اس لئے پہنتی ہیں کہ وہ لوگوں کے لئے کشش کا باعث بنیں۔ گاندھی جی نے آخر میں لکھا ہے کہ نوجوانوں کو اپنی نیک نامی کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اس قسم کے شرمناک واقعات کے سدباب کا خود ہی کوئی انتظام کرنا چاہیئے۔ اور تمام عورتوں کی عزت اپنی ماں بہنوں کی طرح سمجھنی چاہیئے اگر وہ اچھی عادات نہ سیکھ سکیں۔ تو ان کی تمام تعلیم بے سود ہے۔

چین اور روس

چنگکنگ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ بعض لوگوں کی یہ رائے ہے کہ چین روس کی امداد پر زیادہ انحصار نہ رکھتے ہوئے اب برطانیہ امریکہ اور دیگر یورپین ممالک سے امداد حاصل کرنے کی طرف راغب ہو رہا ہے۔ رویہ میں اس تبدیلی کی کئی وجوہ بیان کی جاتی ہیں حالات و واقعات سے آگاہ اصحاب کی رائے ہے کہ اپنی مشرقی سرحدات مستحکم کرنے کے لئے روس کی آرزو ہے کہ چین مضبوط و مستحکم ہو اور اس کے تعلقات اس سے اچھے ہوں۔ مگر روس خیال کرتا ہے۔ کہ چین کے حالات بہت پیچیدہ ہیں۔ اس لئے وہ بہت محتاط ہے اور کوئی ایسی کاروائی پیش از وقت نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ حالات کے بگڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اندریں حالات وہ چین کو ایک خاص حد تک ہی امداد دیتا ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر جناح

مسٹر جناح پریذیڈنٹ آل انڈیا مسلم لیگ نے پٹنہ میں تقریر کرتے ہوئے کانگرسی حکومتوں پر یہ الزام عائد کیا ہے۔ کہ وہ مسلم اقلیات پر ظلم توڑ رہی ہیں۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے کلکتہ میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر جناح سے کہا ہے کہ وہ ان الزامات کو کسی غیر جانبدار تحقیقاتی کمیٹی کے روبرو پیش کریں۔ تاکہ تحقیق کی جا سکے پنڈت نہرو نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مسٹر جناح کا مظالم سے کیا مطلب ہے کیونکہ کانگرسی حکومتوں نے مسلمانوں پر کوئی ظلم نہیں کیا۔

۹۹